جلد ۳۴ | ۷ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۶ رجب ۱۳۶۵ھ | ۷ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ صبح کے وقت گھٹنوں میں درد اور دوپہر کو متلی کی شکایت رہی۔ باوجود ناسازیٔ طبع کے حضور نے ۴۶ اصحاب کو دو گھنٹے انیس منٹ شرف ملاقات بخشا۔ ہندوؤں کی ایک برات کو بھی حضور نے ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ شام کو دانت میں شدید درد ہو گیا۔ علالت طبع کے باوجود حضور نے بعد نماز مغرب تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ مگر شدت درد کے باعث مجلس میں رونق افروز نہ ہو سکے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب کو اٹھوال کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب تبدیلی آب و ہوا کے لئے بکلوہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی

یہ نہیں ہے اتفاقی امر تا ہوتا علاج
یہ خدا کے حکم سے ہے سب تباہی اور تبار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آج کل دنیا قسما قسم اور رنگا رنگ کے عذابوں اور مصائب کا نشانہ بن رہی ہے ابھی ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر تیسری اور چوتھی دنیا کا خیال تھا کہ جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد کچھ سہولت ہو جائیگی۔ چنانچہ جونہی جرمنی نے ہتھیار ڈالے۔ دنیا کے مدبرین دنیا کو نئے سرے سے آباد کرنے اور اسے جنت الفردوس کا نمونہ بنانے کے لئے نئی نئی سکیمیں جاری کرنے کا اعلان بڑے زور شور سے کرنے لگے۔ اور عوام الناس نے بھی سمجھا۔ کہ اب مصائب کے خاتمہ کا وقت آ گیا۔ لیکن ہوا کیا۔ یہ کہ نہ صرف جنگ کے دنوں میں سول آبادی کو جو مشکلات تھیں۔ ان میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ بلکہ نئے سرے سے عذابوں نے آ گھیرا۔ چنانچہ ضروریات زندگی کے حصول میں تکالیف بڑھیں۔ اور آسمان ایسا بند ہوا۔ کہ گزشتہ موسم میں ایک بوند بھی نہ گری۔ اور عالمگیر قحط اپنے تمام ہولناک نتائج کے ساتھ آ موجود ہوا۔ انسان اگر دنیا کے واقعات پر ایک سرسری نظر ڈالے۔ تو اسے معلوم ہو کہ تمام دنیا ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوزخ کا نمونہ بن رہی ہے۔ مفتوح ممالک جیسے جرمنی، جاپان، اٹلی وغیرہ میں نہ پیٹ بھرنے کو ملتا ہے۔ اور نہ سر چھپانے کی جگہ ہے۔ وہ لوگ جو سینکڑوں سالوں سے تعیش کی زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ اب افریقہ کے وحشیوں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ فاتح ممالک جیسے برطانیہ وغیرہ کے راشن میں اس حد تک کمی واقع ہو چکی ہے کہ وہ لوگ جو مکھن۔ انڈا، پنیر، جیلی اور گوشت کے سوا بات نہ کرتے تھے۔ اب مہینوں ان اشیاء کے لئے ترستے ہیں۔ خود ہندوستان جو خوراک کے معاملہ میں دنیا کا ان داتا تصور ہوتا تھا۔ اب کئی ماہ سے تمام دنیا سے خوراک کی بھیک مانگ رہا ہے۔ اور اس معاملہ میں اسے کافی حد تک ذلیل ہونا پڑا ہے۔ جس ہندوستان میں اس کثرت سے روئی اور گنا پیدا ہوتا ہے کہ وہ تمام دنیا کی منڈیوں کو بیچے مال سے بھر سکتا ہے۔ اس کا بچہ بچہ کپڑے اور کھانڈ کے لئے ترس رہا ہے۔

آخر کبھی یہ بھی سوچا ہے۔ کہ مصائب اور آلام اور دکھوں کا یہ دروازہ کیوں کھل گیا۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نہایت ہی عظیم الشان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک نہایت ہی پُر جلال کلام نازل فرمایا تھا جس نے ببانگ دہل اعلان کیا۔ ولقد اخذنٰھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون حتّٰی اذا فتحنا علیھم باباً ذا عذاب شدید اذا ھم فیہ مبلسون۔ یعنی جب منکر لوگ اپنے زمانہ کے رسول اور اسکے نشانات کا انکار کر دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ مگر اس پر بھی وہ اپنی عادت نہیں بدلتے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر نہایت شدید عذاب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

پیارے میرے بھائیو غور تو کرو۔ کیا موجودہ زمانہ میں یہی حالت نہیں ہو رہی۔ کیا ایک عرصہ تک دنیا میں وقفہ وقفہ کے بعد مختلف عذاب نہیں آئے اور کیا اب ۱۹۱۴ء سے عذابوں کا دروازہ نہیں کھل گیا۔ پس ضروری ہے کہ ہمارے اندر ایک ایسا رسول مبعوث ہو چکا ہو۔ جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہوا۔ ورنہ خدا تعالیٰ کا یہ پُر جلال کلام غلط ٹھہرتا ہے۔ پس آؤ ایک دفعہ ہم پھر تلاش کریں کہ ایسا عظیم الشان رسول کون ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی سچائی دنیا پر ظاہر فرمائی۔ اور جس کے مقابل کسی نے دنیا کے بڑے سے بڑے انسان۔ بڑی سے بڑی سلطنت اور جتھہ کی ذرہ بھر پروا نہیں کی یقیناً سوائے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کسی نے اس زمانہ میں رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور سوائے حضور کے کسی نے نہیں کہا۔

"وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک ہم ان پر اتمام حجت کے لئے ایک رسول نہ بھیج دیں۔ اب تم خود سوچ کر دیکھو۔ کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں۔ جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو۔ تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی . . . . اگر خدا نے مجھے یہ خبریں پہلے سے نہیں دیں تو میں جھوٹا ہوں"

پھر فرمایا۔ "سو اے سننے والو تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں محض معمولی طور پر ظہور میں آئیں۔ تو تم سب سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر: غلام نبی

اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔ اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا۔ تو تم اس خدا سے ڈرو۔ جس نے میرے لئے سب کچھ کر دکھایا۔" (تجلیات الٰہیہ)

نیز فرمایا

"کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہیں کا موجب ہوگئے ہیں یہ مرے جھٹلانے کے دن
یہ نہیں ہے اتفاقی امر تا ہوتا علاج
ہے خدا کے حکم سے یہ سب تباہی اور تبار
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے"

پھر فرمایا۔ "انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا"

پس اللہ تعالیٰ کے فضل نے اپنے اس کلام کو سچ کر دکھایا۔ جو اس نے آج سے پونے چودہ سو سال پیشتر نازل فرمایا تھا۔ اور یہ کہ نبی کے انکار پر پہلے دفعۃً وقفہ کے بعد عذاب آتا ہے۔ پھر اس انکار پر اصرار کی وجہ سے عذاب کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور اس کے فضل نے اس کلام کو بھی سچ کر دکھایا۔ جو اس نے اس زمانہ میں اپنے پاک بندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اور جس کا کچھ نمونہ اوپر نقل کیا گیا ہے۔ پس ہمارے لئے اب کوئی چارہ نہیں سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کو قبول کریں کہ اس کے عذابوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرلیں۔ (خاکسار حبیب الرحمٰن از کبیروالہ)

ایک ضروری اعلان

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض احباب زمین کی خرید و فروخت میں ایک دوسرے کے سودا میں دخل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک ایک شخص کا سودا ختم نہ ہو جائے۔ دوسرے کو اس میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ اس ضمن میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اراضیات کا سودا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مختار عام صاحب کے ہو رہا ہے۔ کوئی صاحب اس میں دخل نہ دیں۔

(۱) بنتا سنگھ ولد بوٹا کوٹ ٹوڈرمل رقبہ ۲ کنال خسرہ نمبر ۱۳۲/۸
(۲) بنتا سنگھ و بابا سنگھ ولد موتی کوٹ ٹوڈرمل رقبہ ۶ کنال خسرہ نمبر ۱۵/۹۳۶
(۳) جگت سنگھ ٹھاڈو دوسیران ٹولا بھنگواں رقبہ ۱۰ کنال ۱۲ مرلہ خسرہ نمبر [illegible]
(۴) ٹھاکر سنگھ ولد عطاک سنگھ صلاح پور رقبہ ۱۴ کنال۔ (ناظر امور عامہ)

سیرت النبی ﷺ کے جلسے

یوم سیرت النبی صلعم کے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے احباب انتہائی کوشش کریں۔ یہ جلسے ۹ر جون کو منعقد کئے جائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تقرر امیر

(۱) میاں غلام حسین صاحب ایس۔ڈی۔او امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں چونکہ وہاں سے تبدیل ہو کر مردان چلے گئے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب کو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۶ء تک کے لئے وہاں جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیٹھ محمد عبد الحی صاحب کو سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم سابق امیر کی جگہ ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک جماعت احمدیہ یادگیر کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے احباب و جماعتہائے متعلقہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

درخواستہائے دعا

(۱) شیخ اللہ بخش صاحب احمدی امرتسری عرصہ قریباً ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ چارپائی سے اٹھ کر چلنے سے معذور ہیں۔ پرانے صحابی ہیں احباب جماعت صحت کے لئے دعا کریں۔

(۲) عبد السلام صاحب بی۔اے آنرز کا امتحان ایم۔اے شروع ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیز نے میٹرک۔ ایف اے بی۔اے اور آنرز کے انگریزی ریکارڈ توڑے ہیں۔ ایم۔اے کا امتحان شروع ہے

(۳) محترمہ مریم بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی امسال علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم۔اے پریویس فارسی کا امتحان دے رہی ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ (۴) میاں محمد افضل صاحب ابن ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور کی M.A کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ (۵) میری پوتی جو کہ عرصہ دو ماہ سے بیمار تھی۔ اور جس کی صحت کے لئے دعاؤں کے لئے درخواست کرتا رہا ہوں۔ فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ خاکسار محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔

عیسائیت کی تعلیم کی ناکامی

آرچ بشپ آف یارک کا اعتراف

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید لنڈن)

عیسائیت کی تعلیم کی رو سے طلاق قریباً منع ہے بجز ایک وجہ کے جو کہ زناکاری ہے۔ خواہ حالات کیسے ہی ناسازگار کیوں نہ ہوں طلاق دینا گناہ عظیم ہے۔ لیکن آج برطانیہ عجیب مصیبت میں مبتلا ہے۔ گذشتہ دنوں سرکاری طور پر اعلان ہوا کہ صرف فوجی لوگوں کی طرف سے ۵۰۰۰۰ درخواستیں طلاق کے لئے موصول ہو چکی ہیں۔ غرضیکہ خانگی زندگی برباد ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں چرچ بھی کوشش کر رہا ہے۔ کہ اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہو۔ لیکن اپنی تعلیم کے لحاظ سے کوئی حل اسے نظر نہیں آتا۔ حال ہی میں آرچ بشپ آف یارک ریورنڈ سرل فاسٹر گاربٹ نے ۲۲ر مئی کو ایک تقریر کی۔ جس میں گھریلو زندگی کی اس بربادی کا رونا رویا۔ اور تجویز پیش کی کہ شادیاں چرچ ہی کے ماتحت ہوا کریں۔ اس بارہ میں انہوں نے کچھ باتیں چرچ کی تعلیم کے خلاف بھی تسلیم کیں۔ مثلاً بیان کیا کہ:-

"ہمیں بہرحال اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں میاں بیوی کو جو ایک دوسرے سے علیٰحدہ ہو چکے ہوں صلح کرنے کے لئے مجبور کرنا غلطی ہوگی۔ کیونکہ ان کی خوشی اور بعض حالات میں ان کی سلامتی علیٰحدگی میں ہوگی۔"

اور یہ صریحاً عیسائیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ حالت نہیں جس کا ذکر انجیل میں بطور استثناء کے کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انجیل میں بیان شدہ شرط ایک ہی شرط علیٰحدگی کے لئے ضروری نہیں بلکہ بہت سی دیگر وجوہ بھی علیٰحدگی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ اور ایسے حالات میں میاں بیوی کی خوشی اور سلامتی محض علیٰحدگی پر منحصر ہوتی ہے۔

آگے چل کر آرچ بشپ آف یارک کہتے ہیں:

"وہ جو طلاق کے ذریعہ علیٰحدہ ہو چکے ہوں ہمیں انہیں چرچ سے بکلی منقطع تصور نہیں کرنا چاہیئے۔"

حالانکہ مسیح کے پہاڑی وعظ میں طلاق دینے والے اور مطلقہ سے شادی کرنے والے دونوں کو زنا کے گناہ میں برابر کا شریک قرار دیا ہے۔ (متی ۵/۳۲)

اس تقریر میں ایک اور دلچسپ بات گناہوں کی معافی کے بارہ میں یہ کہی کہ

"ہمیں یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ زنا کا فعل ایسا گناہ ہے۔ جو معاف نہ ہو سکتا ہو۔ سچی معافی گہرے زخموں کو مندمل کر دیتی ہے۔"

مگر سوال یہ ہے اگر گناہ معاف بھی ہو سکتا ہے۔ تو کفارہ کے مسئلہ کی کیا ضرورت ہے۔ عیسائیت تو شروع ہی اس فقرہ سے ہوتی ہے۔ کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔

اس بارہ میں لنڈن کے ایک اخبار "ڈیلی میل" نے اپنے ایڈیٹوریل میں آرچ بشپ کی اس تقریر اور خانگی زندگی میں بڑھتی ہوئی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ہماری تاریخ میں ایسے مواقع پہلے بھی آئے ہیں۔ جو اخلاقی لحاظ سے موجودہ صورت حالات کی طرح تھے۔ ان کی اصلاح احیا مذہب کے ذریعہ سے ہوئی۔ اب بھی ہماری مشکلات کا یہی ایک واحد علاج ہو سکتا ہے۔ یہی ایک ایسا حل ہے۔ جسے چرچوں کو خود پیش کرنا چاہیئے۔" (۲۳ر مئی)

حقیقت یہی ہے کہ وسیع پیمانہ پر ایسی مشکلات کا حل بجز مذہب اور کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن چرچ بے چارا کیا کرے گا۔ اب مغرب کی تمام بیماریوں کا علاج مذہب اسلام میں ہے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی توجہ کو اس کامل دین کی طرف پھیرے۔ اور ان کے دلوں میں اس پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم کو قبول کرنے کی تحریک کرے۔ تا ان کی مشکلات دور ہوں۔ اور ان کے قلوب میں حقیقی امن پیدا ہو۔ جسے پیدا کرنے میں عیسائیت آج تک ناکام رہی ہے۔

130

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۵ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۵ جون ۱۹۴۶ء

مہمان نوازی کے خلق کو جماعت احمدیہ زندہ کرے

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں فرمایا:۔

کل میں نے جو نصیحت کی تھی۔ کہ مہمان خانہ کے کارکنوں کو مہمانوں کا احترام اور ادب کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کے متعلق کوئی شک و شبہ بھی ہو۔ تو ان کا کام یہ نہیں۔ کہ اس سے بدسلوکی کریں۔ بلکہ یہ معاملہ اپنے افسران بالا تک پہنچانا چاہیئے۔ پھر جو فیصلہ وہ کریں۔ اس پر عمل کیا جائے۔ وہ اگر ضروری سمجھیں۔ تو اسے رخصت کردیں۔ لیکن جب تک کوئی شخص مہمان خانہ میں رہے مہمانخانہ کے کارکنوں کا فرض ہے کہ اس کا ادب و احترام کریں۔

فرمایا میں نے یہ بات تفصیل سے بیان کی تھی۔ مگر کل کی میری تقریر لطیفہ ہی بن گئی۔ مثل مشہور ہے ساری رات زلیخا کا قصہ پڑھا گیا۔ مگر ایک سننے والے نے پوچھا زلیخا مرد تھا یا عورت۔ میں نے اتنی لمبی تقریر کی۔ اور سمجھا کہ اس بات کو اس قدر واضح کردیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص بآسانی اسے سمجھ سکتا ہے۔ لیکن جس دوست کے متعلق اطلاع ملی تھی۔ کہ ان کی ہتک کی گئی ہے انہوں نے اس تقریر کے عجیب ہی معنے اخذ کئے ہیں۔ انہوں نے مجھے رقعہ لکھا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے مجھے چور اور ڈاکو وغیرہ کہا ہے۔ حالانکہ یہ الفاظ میں نے بطور مثال بیان کرکے کہا تھا۔ کہ مہمان خواہ کوئی ہو جب تک ہمارا مہمان ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کا ادب و احترام کرے۔ انہیں اپنے اوپر چسپاں کرکے لکھا ہے۔ کہ یہ مجھے کہا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کے اس نقص کا نتیجہ ہے۔ کہ لوگ غور کرنے کے عادی نہیں۔ ایسا ہی اس دوست نے کیا ہے۔ مثالیں تو میں نے اس لئے دی تھیں۔ کہ کارکن یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے یہ بدظنی کی تھی۔ ہمیں یہ شبہ پیدا ہوا تھا۔ ہمیں یہ خطرہ نظر آیا تھا۔ اس لئے یہ سلوک کیا۔ میں نے بتایا تھا کہ خواہ کوئی الزام لگا کر کہیں کہ ہم نے اس وجہ سے یہ سلوک کیا تھا۔ پھر بھی میں یہی کہونگا۔ کہ انہوں نے ناواجب اور غیر شریفانہ سلوک کیا۔ مگر انہوں نے یہ سب باتیں اپنی طرف منسوب کرکے اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اگر وہ اس مجلس میں بیٹھے تھے۔ تو انہوں نے بات کو سمجھا نہیں۔ اور غور نہ کرنے کی وجہ سے سمجھا نہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بعض اور لوگوں نے بھی انہیں یہی کہا کہ یہ الفاظ تمہارے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے امور عامہ کو تحقیقات کے لئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ پتہ لگائے۔ یہ کہنے والے کون لوگ ہیں۔

اسی سلسلہ میں آج میں کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غار حرا میں تشریف لیجانے آپ پر فرشتہ کے نازل ہونے اور آپ پر پہلی وحی اترنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی کا تجربہ نہ تھا۔ اس لئے پہلا الہام سنکر آپ کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ یہ ذمہ واری جو مجھ پر عائد کی گئی ہے۔ اسے کس طرح پورا کرونگا۔ آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اور اپنی بیوی حضرت خدیجہ سے کہا زملونی زملونی مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انہوں نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا کیا بات ہے۔ تو آپ نے انکو سارا واقعہ سنایا۔ اور فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کس طرح یہ ذمہ واری ادا ہوگی۔ اس پر حضرت خدیجہ نے فرمایا کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا خدا کی قسم وہ کبھی ایسا نہ کریگا۔ کہ آپ پر ایک بوجھ رکھے۔ اور پھر آپ کی تائید و نصرت نہ فرمائے۔ اور پھر فرمایا۔ انک لتصل الرحم وتحمل الکل۔ وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ جو اخلاق معدوم ہوگئے ہیں ان کو زندہ کرتے ہیں۔ جو انسان بیکار ہوگیا ہو اس کا بوجھ اٹھاتے ہیں جو کسی اتفاقی حادثہ کی وجہ سے مقروض ہوگیا ہو۔ اس کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کو خدا تعالےٰ قطعاً ضائع نہیں کرے گا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ خوبیاں نمایاں طور پر حضرت خدیجہ کو نظر آئیں۔ ورنہ یوں تو سارے اخلاق ہی آپ کے اعلےٰ اور اکمل تھے۔ ان خوبیوں میں سے ایک تکرم الضیف یعنی مہمان کی خاطر و تواضع کرنا ہے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان ابتدائی اخلاق میں سے ہے۔ جن کی بناء پر حضرت خدیجہ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ قطعاً آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔

پھر مہمان تو کبھی کبھی آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ تم اپنے ہمسائے کو بھی لو اور جہاں تک تمہارے گھر کے کھانے کی خوشبو پہنچے۔ وہاں تک بسنے والوں کو ہمسایہ سمجھو۔ خواہ کسی مذہب کے ہوں۔ اور ان سے نیک سلوک کرو۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مہمان نوازی کو اعلےٰ درجہ کا خلق قرار دیا ہے۔ اور حضرت خدیجہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اعلےٰ صفات میں شمار کیا ہے۔ ہر مومن کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ ہم کس طرح ان برکات میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ اگر آپ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل نہ کریں۔

اس موقعہ پر حضور نے مہمان نوازی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابۂ کرام کے طریق عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مہمان نوازی اعلےٰ اخلاق میں سے ایک خلق ہے۔ مگر ہمارے ملک میں یہ خلق ضائع ہوتا جارہا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسے زندہ کرے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ ناظر اور نائب ناظر اور دوسرے کارکن مہمانوں کی خبرگیری کیا کریں۔ اور اگر کوئی بات قابل اصلاح دیکھیں تو اس کی اطلاع دیں۔ مخلص مہمانوں سے ملکر اپنے ایمان تازہ کیا کریں۔ کمزوروں سے ملکر اس کا ایمان مضبوط کریں۔ اور تحقیق کرنے والے کو تحقیق کرنے کا موقعہ بہم پہنچائیں پھر کئی قسم کے نشانات باہر ظاہر ہوتے ہیں وہ ان سے سنیں۔ اور کئی قسم کے نشانات جو قادیان میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ان کو سنائیں۔ اس طرح دونوں کو ہی فائدہ ہوگا۔ پس ہر احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ مہمان خانہ میں جائے۔ اور مہمانوں سے ملے۔ ناظروں اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کا فرض ہے کہ جائیں ان کے پاس بیٹھیں۔ ان سے محبت اور دوستی کے تعلقات پیدا کریں۔ یہ نہایت اہم سوال ہے اسکی طرف توجہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے کل کا واقعہ بطور سامان پیدا کردیا۔

کفار کے بچوں کا کیا حشر ہوگا

ایک نو مسلم کے اس سوال کے جواب میں کہ کفار کے چھوٹے بچے جو مرجائیں۔ کیا انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ فرمایا:۔ خدا تعالےٰ نے بالغ انسانوں کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر ہم ان میں نبی مبعوث نہ کرتے۔ تو ان کا حق تھا۔ کہ کہتے کیوں سزا دی گئی ہے۔ اس لئے نبی بھیجا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ حجت تمام کئے بغیر سزا نہیں دیتا۔ پس کفار کے چھوٹے بچے مستحق سزا نہ ہونگے ہاں یہ جو آیا ہے۔ کہ چھوٹے بچوں کو عذاب دیا جائے گا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہا گیا ہے۔ کہ بت بھی جہنم میں ڈالے جائینگے۔ یہ بتوں کو سزا نہ ہوگی۔ بتوں کے پوجنے والوں کو ہوگی۔ اسی طرح ہوسکتا ہے۔ کہ لوگوں کی سزا کے لئے ان کے بچوں کی شکلوں کو سزا دی جائے۔ اصل بچوں کو نہ دی جائے۔ کیونکہ اصل یہی ہے کہ حجت تمام کئے بغیر عذاب نہیں دیا جاتا۔

خاکسار۔ غلام نبی

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

ایک جھوٹے مدعی مہدویت کا عبرتناک انجام

(از مکرم جناب فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ انچارج و امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا)

حاجی جمعہ صاحب کا ذکر

۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ یہاں سے ساٹھ ستر میل دور ایک قصبہ Ijebu Ode (اِجبواوڈے) میں ایک شخص حاجی جمعہ کے متعلق ہماری وہاں کی جماعت نے مجھے بتایا۔ کہ وہ شخص بدعات وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسروں کی ہیچ قسم کارروائیوں کی وجہ سے ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھتا اور پانچ چھ صد اشخاص (جن میں بالعموم نوجوان اور پڑھے لکھے لوگ کثرت سے شامل ہیں) کو لے کر اس نے اپنی ایک الگ کمپنی سی بنائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی وہ عزت کے ساتھ کرتا۔ بلکہ دبی زبان سے حضور کے دعویٰ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس لئے اگر میں اس سے ملوں تو شاید وہ احمدیت میں شامل ہو جائے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ بعض ذرائع سے ایسا معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر میں آنے والی عید (جو چند دن ہی کے بعد تھی) وہاں جا کر پڑھوں۔ تو بہت ممکن ہے کہ وہ عید کی نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھے۔ اور اس سے اس کو اور بھی زیادہ رغبت احمدیت کی طرف پیدا ہو۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور ان سے بات چیت ہوئی۔ اگرچہ انہوں نے بہت دوستانہ طریق سے میل ملاقات کی۔ اور میں جہاں کہیں قصبہ کے اندر لیکچر دینے جاتا۔ وہ خود اور اس کے ساتھی بڑی کثرت سے میرے ساتھ جاتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق زیادہ کھلے طور پر عقیدت کا اظہار کرنے لگ گئے۔ بلکہ ایک موقع پر تو ایسا ہوا۔ کہ جب ہماری جماعت نے میرے اعزاز میں ایک جلسہ کیا۔ تو انہوں نے یعنی حاجی جمعہ صاحب نے خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر میرے اور سب لوگوں کے روبرو کہا کہ حضرت احمد علیہ السلام نبی ہیں۔ اور جو آپ کی نبوت کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ اس پر عام طور پر قصبہ میں چرچا ہونے لگ گیا۔ کہ حاجی صاحب مع اپنی جماعت کے احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر میں نے ان سے زیادہ میل جول کر کے باتوں باتوں میں ان کی اصل خواہش کا پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ وہ اس قصبہ کے امام اعظم بننا چاہتے تھے۔ ان کے والد اپنی زندگی میں امام اعظم تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے۔ تو امامت کسی دوسرے خاندان میں منتقل ہو گئی۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ وہ پھر ان کے خاندان کی طرف عود کرے۔ مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ ان کو چونکہ عربی میں شد بدھ تھی۔ لہٰذا انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر میں احمدی ہو گیا۔ تو شاید احمدی مجھے اپنا امام اعظم بنا لیں۔ لہٰذا آپ نے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اور کنکوا اڑانے والوں کی طرح ادھر ڈور ڈالنی شروع کی۔ لیکن ہم ان کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے پرے ہٹنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ جب عید کا دن آیا۔ تو آپ سورج نکلنے سے بھی پہلے عیدگاہ کو روانہ ہو گئے۔ اور شاید عید کا وقت ہونے سے بھی پاؤ گھنٹہ پہلے اپنی نماز الگ پڑھنی شروع کر دی۔

اس کے بعد آپ ملتے تو رہے۔ مگر محض ایک دوست کے طور پر۔ لیکن ان سے ایسی حرکات ہونی شروع ہوئیں۔ کہ قصبہ میں کبھی کبھی بد امنی پیدا ہو جاتی۔ اور چیف یا کبھی سرکاری پولیس کو دخل دے کر امن بحال کرنا پڑتا۔ جب آپ نے دیکھا کہ اب بہت بدنامی ہونے لگی ہے۔ اور اخبارات میں بھی لوگ آپ کے خلاف لکھنے لگ گئے ہیں۔ تو آپ نے ایک اور پلٹا کھایا۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ جا شامل ہوئے۔ اصل بات یہ معلوم ہوئی۔ کہ موجودہ امام اعظم اب بڈھا ہو گیا تھا۔ اس پر انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر وہ مر گیا تو ان کی مراد بر آئیگی۔ اور ان کو "چیف امام" بنا دیا جائیگا۔ لیکن وہ بڈھا امام مرا تو سہی مگر اس کی زندگی میں جو نائب تھا۔ اس کے حامیوں نے اس کا حق پیش کر دیا۔ اور رسم ملکی کے مطابق اسے "امام اعظم" بنا کر اس کی "دستاربندی" کرا دی۔ اب حاجی صاحب بیچارے کے لئے نہ جائے ماندن و نہ پائے رفتن والی بات ہو گئی۔ سب شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ لہٰذا انہوں نے کہا۔ کہ اب اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بناؤ۔ اور انہوں نے آہستہ آہستہ مجدد ہونے کا دعویٰ کرنا شروع کیا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ امامت نہ ملنے کا صدمہ ان کو اس قدر ہوا۔ کہ ان کا دماغ خراب ہو گیا۔ اور یہ دعویٰ مجددیت یا جو کچھ بھی دعویٰ انہوں نے بعد میں کیا۔ اسی خرابیٔ دماغ کا نتیجہ تھا۔

اگرچہ اس نے کبھی بیعت نہیں کی تھی۔ بلکہ سوائے اس بات کے جو میں اوپر عرض کر آیا ہوں۔ احمدیت کے ساتھ اور کوئی تعلق حاصل نہیں کیا تھا۔ پھر بھی جہاں وہ اپنی مجددیت کا اعلان کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت و مہدویت اور حضرت خلیفۂ ثانی کی خلافت کا اعلان بھی ضرور کرتا۔

مہدی کا دعویٰ

۱۹۵۲ء میں تو اس نے نہایت واضح طور سے اپنے آپ کو مہدی کہنا شروع کر دیا۔ اور گورنر صاحب کو لکھا کہ اس کو جرمنی بھیجا جائے۔ تو یہ ہٹلر کو پکڑ کرلے آئیگا۔ چونکہ وہ لوگ سمجھ گئے۔ کہ بیچارا پاگل ہے۔ انہوں نے توجہ نہ کی۔ لیکن اس کے گاؤں میں اس کا چرچا اچھا ہونے لگا۔ یہ نہیں کہ لوگ کثرت سے اس کے مرید ہونے لگ گئے۔ بلکہ ہمارے خلاف ان کو ایک مشغلہ مل گیا۔ اس پر میں نے یہاں سے اپنی جماعت کے ایک عالم الفا اسماعیل شینٹا صاحب کو بھیجا اور انہوں نے اس کے پاگل پن اور دعویٰ کی لغویت لوگوں پر ظاہر کرنے کا اچھا کام کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۱۹۵۳ء میں یہ شخص یہاں آیا۔ اور عجیب پاکھنڈ بازی کرتا رہا۔ وہ کہتا۔ خدا نے اس کے ایک ہاتھ میں قرآن دیا ہے۔ اور دوسرے میں انجیل۔ اور یہ دونوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آیا ہے۔ لیگوس کے لوگ طبعی طور پر متشدد واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس کا بہت مذاق اڑایا۔ اور غریب کو اتنا تنگ کیا۔ کہ اس کا ناک میں دم کر دیا۔ لیکن بعض نے ہمارے احباب کو بھی طعنے دینے شروع کر دیئے۔ میں تو چونکہ اسے شہرت دینا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی بات نہ کرتا۔ مگر لوگوں کی طعنہ آمیز اور تمسخرانہ باتوں کے پیش نظر ہم نے دو تین لیکچر اس مکان کے قریب دیئے۔ جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ ان لیکچروں میں حاضری بڑی کافی ہوتی رہی۔ بعض منچلے ان کے مکان پر پہنچ جاتے۔ اور کہتے کہ آؤ اب باہر نکل کر ان کی باتوں کا جواب دو۔ مگر وہ کبھی تو کہتا۔ کہ خدا نے ابھی مجھے باہر نکلنے کو نہیں کہا۔ اور کبھی اپنا دروازہ بند کر کے اندر بیٹھا رہتا۔ غرض بہت خجل خوار ہو کر بیچارا واپس چلا گیا۔

مکہ جانے کی تیاری

آخر اسے شوق پیدا ہوا۔ کہ مکہ پہنچ کر اپنی مہدویت کا جھنڈا کعبہ شریف پر نصب کرے۔ چنانچہ کئی مردوں۔ عورتوں اور چھوٹی عمر کے لڑکوں کو جن میں کئی اندھے اور کئی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی شامل تھیں ساتھ لیکر صحرائی راستہ سے براہ سوڈان روانہ ہوا۔ مجھے اس پر حیرانی ہوئی۔ کہ حکومت نے اس معاملہ میں کس طرح فرض ناشناسی کا ثبوت دیا۔ کہ اس قدر لوگوں کو بغیر زادِ راہ پاس ہونے کے جانے دیا۔

حاجی صاحب نے ایک پاکھنڈ یہ بھی بنایا۔ کہ ایک سفید جھنڈے پر اپنا دعویٰ لکھا اور ایک صندوقچے میں کسی بوسیدہ کتاب کے چند ورق سفید جزدان میں لپیٹ کر اسے خوب مقفل کر کے ساتھ لے گئے۔ جس کے متعلق کہتے تھے۔ کہ اس میں بقیۃ مما ترک آل موسیٰ و آل ھارون ہے اور کہ یہ صندوقچہ مکہ سے ورے نہ کھلے گا۔ مگر سنا ہے کہ Security Police نے نائیجیریا کی حدود سے پار ہوتے ہی اسے توڑ کر اس کا تمام راز معلوم کر لیا۔ جب وہ اپنے قصبہ سے مئی ۱۹۵۵ء میں روانہ ہونے لگا۔ تو اس نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو حج نہیں کیا۔ لہٰذا وہ سچے مہدی نہیں۔ مگر میں حج کو جا رہا ہوں۔ میں سچا مہدی ہوں۔ میں نے اسی وقت لوگوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ انشاء اللہ ذلیل ہوگا۔ اور اگر وہیں کسی مذہبی دیوانے یا حجاز کی حکومت کے ہاتھوں قتل نہ ہو گیا۔ تو نہایت خائب و خاسر ہو کر واپس لوٹے گا۔

جھوٹی خبروں کی اشاعت

جب وہ جا رہا تھا۔ تو اس کے حواریوں

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

ایک جھوٹے مدعی مہدویت کا عبرتناک انجام

(از مکرم جناب فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ انچارج و امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجریا)

حاجی جمعہ صاحب کا ذکر

۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ یہاں سے ساٹھ ستر میل دور ایک قصبہ Ijebu ode (اِجبو اوڈے) میں ایک شخص حاجی جمعہ کے متعلق ہماری وہاں کی جماعت نے مجھے بتایا۔ کہ وہ شخص بدعات وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسروں کی ہیچو قسم کارروائیوں کی وجہ سے ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھتا اور پانچ چھ صد اشخاص (جن میں بالعموم نوجوان اور پڑھے لکھے لوگ کثرت سے شامل ہیں) کو لے کر اس نے اپنی ایک الگ کمیٹی سی بنائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی وہ عزت کے ساتھ کرتا۔ بلکہ دبی زبان سے حضور کے دعوٰی کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس لئے اگر میں اس سے ملوں تو شاید وہ احمدیت میں شامل ہو جائے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ بعض ذرائع سے انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر میں آنے والی عید (جو چند دن ہی کے بعد تھی) وہاں جا کر پڑھوں۔ تو بہت ممکن ہے کہ وہ عید کی نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھے۔ اور اس سے اس کو اور بھی زیادہ رغبت احمدیت کی طرف پیدا ہو۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور ان سے بات چیت ہوئی۔ اگرچہ انہوں نے بہت دوستانہ طریق سے میل ملاقات کی۔ اور میں جہاں کہیں قصبہ کے اندر لیکچر دینے جاتا۔ وہ خود اور اس کے ساتھی بڑی کثرت سے میرے ساتھ جاتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق زیادہ کھلے طور پر عقیدت کا اظہار کرنے لگ گئے۔ بلکہ ایک موقع پر تو ایسا ہوا۔ کہ جب ہماری جماعت نے میرے اعزاز میں ایک جلسہ کیا۔ تو انہوں نے یعنی حاجی جمعہ صاحب نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر میرے اور سب لوگوں کے روبرو کہا کہ حضرت احمد علیہ السلام نبی ہیں۔ اور جو آپ کی نبوت کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ اس پر عام طور پر قصبہ میں چرچا ہونے لگ گیا۔ کہ حاجی صاحب مع اپنی جماعت کے احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر میں نے ان سے زیادہ میل جول کر کے باتوں باتوں میں ان کی اصل خواہش کا پتہ لگایا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اس قصبہ کے امام اعظم بننا چاہتے تھے۔ ان کے والد اپنی زندگی میں امام اعظم تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے۔ تو امامت کسی دوسرے خاندان میں منتقل ہو گئی۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ وہ پھر ان کے خاندان کی طرف عود کرے۔ مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ ان کو چونکہ عربی میں شد بدھ تھی۔ لہٰذا انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر میں احمدی ہو گیا۔ تو شاید احمدی مجھے اپنا امام اعظم بنا لیں۔ لہٰذا آپ نے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اور کنکوا اڑانے والوں کی طرح ادھر ڈور ڈالنی شروع کی۔ لیکن ہم ان کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے پرے ہٹنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ جب عید کا دن آیا۔ تو آپ سورج نکلنے سے بھی پہلے عید گاہ کو روانہ ہو گئے۔ اور شاید عید کا وقت ہونے سے بھی پاؤ گھنٹہ پہلے اپنی نماز الگ پڑھنی شروع کر دی۔

اس کے بعد آپ ملتے تو رہے۔ مگر محض ایک دوست کے طور پر۔ لیکن ان سے ایسی حرکات ہونی شروع ہوئیں۔ کہ قصبہ میں کبھی کبھی بد امنی پیدا ہو جاتی۔ اور چیف یا کبھی سرکاری پولیس کو دخل دے کر امن بحال کرنا پڑتا۔ جب آپ نے دیکھا کہ اب بہت بدنامی ہونے لگی ہے۔ اور اخبارات میں بھی لوگ آپ کے خلاف لکھنے لگ گئے ہیں۔ تو آپ نے ایک اور پلٹا کھایا۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ جا شامل ہوئے۔ اصل بات یہ معلوم ہوئی۔ کہ موجودہ امام اعظم اب بڈھا ہو گیا تھا۔ اس پر انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر وہ مر گیا تو ان کی مراد بر آئیگی۔ اور ان کو "چیف امام" بنا دیا جائیگا۔ لیکن وہ بڈھا امام مرا تو سہی۔ مگر اس کی زندگی میں جو نائب تھا۔ اس کے حامیوں نے اس کا حق پیش کر دیا۔ اور رسم ملکی کے مطابق اسے "امام اعظم" بنا کر اس کی "دستار بندی" کرا دی۔ اب حاجی صاحب بیچارے کے لئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والی بات ہو گئی۔ سب شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ لہٰذا انہوں نے کہا۔ کہ اب اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بناؤ۔ اور انہوں نے آہستہ آہستہ مجدد ہونے کا دعوٰی کرنا شروع کیا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ امامت نہ ملنے کا صدمہ ان کو اس قدر ہوا۔ کہ ان کا دماغ خراب ہو گیا۔ اور یہ دعوی مجددیت یا جو کچھ بھی دعوٰی انہوں نے بعد میں کیا۔ اسی خرابیٔ دماغ کا نتیجہ تھا۔

اگرچہ اس نے کبھی بیعت نہیں کی تھی۔ بلکہ سوائے اس بات کے جو میں اوپر عرض کر آیا ہوں۔ احمدیت کے ساتھ اور کوئی تعلق حاصل نہیں کیا تھا۔ پھر بھی جہاں وہ اپنی مجددیت کا اعلان کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت و مہدویت اور حضرت خلیفہ ثانی کی خلافت کا اعلان بھی ضرور کرتا۔

مہدی کا دعوٰی

۱۹۴۲ء میں تو اس نے نہایت واضح طور سے اپنے آپ کو مہدی کہنا شروع کر دیا۔ اور گورنر صاحب کو لکھا کہ اس کو جرمنی بھیجا جائے۔ تو یہ ہٹلر کو پکڑ کر لے آئیگا۔ چونکہ وہ لوگ سمجھ گئے۔ کہ بیچارا پاگل ہے۔ انہوں نے توجہ نہ کی۔ لیکن اس کے گاؤں میں اس کا چرچا اچھا ہونے لگا۔ یہ نہیں کہ لوگ کثرت سے اس کے مرید ہونے لگ گئے۔ بلکہ ہمارے خلاف ان کو ایک مشغلہ مل گیا۔ اس پر میں نے یہاں سے اپنی جماعت کے ایک عالم الفا اسماعیل شیئنا صاحب کو بھیجا۔ اور انہوں نے اس کے پاگل پن اور دعوٰی کی لغویت لوگوں پر ظاہر کرنے کا اچھا کام کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۱۹۴۳ء میں یہ شخص یہاں آیا۔ اور عجیب پاکھنڈ بازی کرتا رہا۔ وہ کہتا۔ خدا نے اس کے ایک ہاتھ میں قرآن دیا ہے۔ اور دوسرے میں انجیل۔ اور یہ دونوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آیا ہے۔ لیگوس کے لوگ طبعی طور پر متمدن واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس کا بہت مذاق اڑایا۔ اور غریب کو اتنا تنگ کیا۔ کہ اس کا ناک میں دم کر دیا۔ لیکن بعض نے ہمارے احباب کو بھی طعنے دینے شروع کر دیئے۔ میں تو چونکہ اسے شہرت دینا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی بات نہ کرتا۔ مگر لوگوں کی طعنہ آمیز اور تمسخرانہ باتوں کے پیش نظر ہم نے دو تین لیکچر اس مکان کے قریب دیئے۔ جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ ان لیکچروں میں حاضری بڑی کافی ہوتی رہی۔ بعض منچلے ان کے مکان پر پہنچ جاتے۔ اور کہتے کہ آؤ اب باہر نکل کر ان کی باتوں کا جواب دو۔ مگر وہ کبھی تو کہتا۔ کہ خدا نے ابھی مجھے باہر نکلنے کو نہیں کہا۔ اور کبھی اپنا دروازہ بند کر کے اندر بیٹھا رہتا۔ غرض بہت خجل خوار ہو کر بیچارا واپس چلا گیا۔

مکہ جانے کی تیاری

آخر اسے شوق پیدا ہوا۔ کہ مکہ پہنچ کر اپنی مہدویت کا جھنڈا کعبہ شریف پر نصب کرے۔ چنانچہ کئی مردوں۔ عورتوں اور چھوٹی عمر کے لڑکوں کو جن میں کئی اندھے اور کئی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی شامل تھیں ساتھ لیکر صحرائی راستہ سے براہ سوڈان روانہ ہوا۔ مجھے اس پر حیرانی ہوئی۔ کہ حکومت نے اس معاملہ میں کس طرح فرض ناشناسی کا ثبوت دیا۔ کہ اس قدر لوگوں کو بغیر زادِ راہ پاس ہونے کے جانے دیا۔

حاجی صاحب نے ایک پاکھنڈ یہ بھی بنایا۔ کہ ایک سفید جھنڈے پر اپنا دعوٰی لکھا اور ایک صندوقچے میں کسی بوسیدہ کتاب کے چند ورق سفید جزدان میں لپیٹ کر اسے خوب مقفل کر کے ساتھ لے گئے۔ جس کے متعلق کہتے تھے۔ کہ اس میں بقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ھارون ہے اور کہ یہ صندوقچہ مکہ سے ورے نہ کھلے گا۔ مگر سنا ہے کہ Security Police نے نائیجریا کی حدود سے پار ہوتے ہی اسے توڑ کر اس کا تمام راز معلوم کر لیا۔ جب وہ اپنے قصبہ سے مئی ۱۹۴۵ء میں روانہ ہونے لگا۔ تو اس نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو حج نہیں کیا۔ لہٰذا وہ سچے مہدی نہیں۔ مگر میں حج کو جا رہا ہوں۔ میں سچا مہدی ہوں۔ میں نے اسی وقت لوگوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ انشاء اللہ ذلیل ہوگا۔ اور اگر وہیں کسی مذہبی دیوانے یا حجاز کی حکومت کے ہاتھوں قتل نہ ہو گیا۔ تو نہایت خائب و خاسر ہو کر واپس لوٹے گا۔

جھوٹی خبروں کی اشاعت

جب وہ جا رہا تھا۔ تو اس کے حواریوں

نے عجیب پر از مبالغہ بلکہ سراسر جھوٹی خبریں اس کے متعلق اخبارات میں بھیجنی شروع کیں۔ جو عجوبہ پسند ایڈیٹروں نے پیسے لیکر خوب جلی عنوانوں کے ساتھ شائع کیں۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ یہ بھی شائع ہوا۔ کہ سوڈان کے باغی مہدی (جن کی جنرل گارڈن سے جنگ ہوئی تھی اور اس میں جنرل گارڈن مارے گئے تھے) کے بیٹے نے ان کو بعض چیزیں دیں۔ جو ان کے والد (مہدی متوفی) نے نئے مہدی کے واسطے بطور ورثہ چھوڑی تھیں اور ان کے حق میں وصیت کی تھی۔ غرضیکہ کئی باتیں چھپتی رہیں۔ مگر ہمیں یقین تھا کہ یہ شخص خائب و خاسر اور نامراد واپس لوٹے گا۔

ہم سے سوالات

اس چرچا کی وجہ سے بعض لوگوں نے ہم سے اخبارات میں سوال بھی پوچھنے شروع کر دیئے مگر ہم نے کہا کہ زمانہ خود ان کے لئے جواب مہیا کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہی اخبار جو اس کے متعلق جلی عنوانوں سے خبریں چھاپا کرتا تھا۔ اب اسی نے اس کا پول کھولنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ذیل میں اس کے بعض مضامین کے ترجمے دیتا ہوں۔ جن کے ذریعہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنے سابقہ مضامین کی تردید کی ہے

میں نے اپنے نائب عزیزم چوہدری نور محمد صاحب نسیم سیفی کو وہاں دورہ پر بھیج دیا۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جہاں اس قسم کے جھوٹے لوگوں کے خلاف شور برپا ہو وہاں بعض لوگ حقیقت پر غور کرنے والے بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

اخبارات کے بیانات

جس اخبار کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ جس نے اس حاجی کو بہت شہرت دی تھی۔ اس کا نام "ڈیلی سروس" ہے۔ حاجی صاحب نصف مارچ کے قریب یہاں واپس پہونچے اور زیر حراست پولیس واپس ہوئے وہاں ان کو قتل کر دینے لگے تھے۔ مگر بعض سمجھدار لوگوں نے ان کو پاگل کہہ کر بچا لیا۔

اب میں اس اخبار کے چند اقتباسات کا ترجمہ دیتا ہوں۔ اس نے اپنی ۱۸ مارچ کی اشاعت میں لکھا۔ بعنوان "اجیبو اوڈے کے مہدی کے پچاس متبعین مر گئے یا عدم پتہ ہیں" "الحاج جمعہ امام اجیبو اوڈے کا مزعومہ مہدی اور مسیح جو ایک سال ہوا یہاں سے اپنے معتقدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ مکہ و مدینہ کے مقدس حج کی غرض سے روانہ ہوا تھا۔ اب وہ ان کے راستہ چند دن ہوئے اپنے دو تہائی سے کم معتقدین کے ساتھ واپس آ گیا بیان کیا جاتا ہے کہ بقیہ لوگ کچھ تو بھوک پیاس اور دیگر ناقابل برداشت تکالیف کی وجہ سے مر گئے ہیں۔ اور کچھ عدم پتہ ہیں۔ مہدی اور وہ چند خوش بخت لوگ جو اس کے ساتھ واپس پہنچ گئے ہیں۔ باقیماندہ لوگوں کے متعلق کوئی تسلی بخش بیان نہیں دے سکے۔ اور قصبہ میں کئی مسلم گھرانوں میں ماتم اور واویلا عام ہو رہا ہے۔

یہ معاملہ گذشتہ بدھ کو اپنے انتہا کو پہنچ گیا جبکہ وفات یافتہ اور گم شدہ لوگوں کے عزیزوں اور دوستوں نے اس کے خلاف مظاہرات شروع کر دیئے۔ اور اس کے گھر اور مسجد کا محاصرہ کر لیا۔ اور مسیح صاحب کی جان جاتے جاتے بچی۔ ان کے خاندان کے اور بعض دیگر باا ثر لوگوں نے بیچ میں پڑ کر معاملہ کو انتہا تک پہنچنے سے بچا لیا۔ غم و غصہ سے بھرا ہوا مجمع جو حاجی صاحب کو ہر قسم کی گالیاں دیتا اور ان پر لعن طعن کرتا تھا۔ ان لوگوں نے نہایت دانشمندی سے اسے اپنے ارادہ کے پورا کرنے سے باز رکھنے میں کامیابی حاصل کی۔ فی الحال مسجد کو بند کر کے اس میں عبادت منع کر دی گئی ہے"

ایک دوسرے نہایت با اثر اخبار ویسٹ افریقن پائلاٹ (The West African Pilot) اپنی ۱۶ مارچ کی اشاعت میں بعنوان "اجیبو مسلم مزعومہ مسیح کے خلاف مظاہرات کر رہے ہیں" لکھا۔

"حاجی محمد جمعہ امام مزعومہ نبی اور مسیح اور ان کے حواریوں کی واپسی پر اڈیپو کوارٹرز (Idepo quarters) یہ ان کے محلہ کا نام ہے) میں ۱۳ مارچ کو پبلک نے نہایت سخت مظاہرہ کیا"

"حاجی امام جو ۲۸ اپریل ۱۹۴۵ء کو دو صد متبعین کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اور اب حکومت کے حکم سے واپس بھیج دیا گیا ہے یہاں ۱۱ مارچ کو وارد ہوا"

"اس کے یہاں پہنچنے کے وقت سے لیکر اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ان کے پچاس متبعین بھوک کی برداشت نہ کرنے کی وجہ سے مر گئے اور کچھ عدم پتہ ہیں"

"اس کے نتیجہ میں یہ رپورٹ ملی ہے کہ لوگ ان کے گھر پر بلوا کر کے چڑھ آئے۔ اور جن لوگوں کے رشتہ دار مر گئے یا گم ہیں انہوں نے اسے گالیاں دیں۔ اور لعن طعن کرنے لگے"

"اس کی مسجد کے چند با اثر حاجی لوگوں نے ملکر حفاظت کی۔ اس کے متبعین کو منتشر کر دیا گیا۔ اور مسجد میں عبادت کے لئے جمع ہونا منع کر دیا گیا ہے"

"۱۳ مارچ کی شب کو رپورٹ ملی کہ لوگ ابھی لاٹھیوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں پھرتے اور چکر لگا رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف غصہ آمیز گیت گا رہے اور اس کی موت کے سوانگ نکال رہے ہیں۔ جن لوگوں کے عزیز مر گئے ہیں عام لوگ ان کو تسلی دے رہے ہیں"

عذر گناہ

ایسے ہی ایک اور اخبار کمٹ (The Comet) نے بھی اسی قسم کی خبر درج کی۔

جب یہ رپورٹیں اخبارات میں چھپنی شروع ہوئیں تو حاجی صاحب نے بزعم خود ان کی تردید کرتے ہوئے لکھا۔ یہ غلط ہے کہ میرے پچاس متبعین بھوک وغیرہ کی تاب نہ لا کر مر گئے میں ۱۴۶ نفوس کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ جن میں سے ۳۵ صحیح سلامت واپس پہنچ گئے ہیں صرف ۲۰ کے مرنے کی اس وقت تک اطلاع پہونچی ہے (ان میں اس کی ماں اور ساس بھی شامل ہیں) باقی سب لوگ سوڈان میں خیر و عافیت سے ہیں"

مگر اکثر لوگ ۱۹۴۵ء سے لے کر ابھی تک مکہ پہنچے ہی نہیں۔ نہ ان کے پاس جانے کے لئے پیسہ ہے اور نہ واپس وطن آنے کے لئے خرچ۔ اس لئے وہ سوڈان میں بھوکوں مر رہے یا خدا جانے کس طرح زندگی کے دن پال رہے ہیں۔

ایڈیٹر کا نوٹ

اس پر ایڈیٹر نے اپنی طرف سے نوٹ دیا کہ:- مندرجہ بالا چٹھی بڑی دلچسپ ہے کیونکہ بظاہر یہ اس سے بھی زیادہ ہولناک امور واضح کرتی ہے جن کے غلط ثابت کرنے کی غرض سے یہ لکھی گئی ہے۔ ۱۴۶ نفوس میں سے جن کو اجیبو اوڈے کا مہدی اپنے ساتھ مکہ و مدینہ لے گیا تھا صرف ۳۵ واپس آئے ہیں۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ ۲۰ راستہ ہی میں مر گئے۔ ۱۴۶ میں سے چند ہی ماہ میں ۲۰ مر گئے! ۳۵ نفوس جو واپس پہنچے ان کے مقابلہ میں ۲۰ مر گئے یہ نسبت کس قدر تکلیف دہ ہے۔ اس نسبت سے حساب لگا کر دیکھو تو کس قدر ڈرا دینے والی صورت ظاہر ہوتی ہے۔

باقیماندہ حجاج ۱۰۹ نفوس ہیں۔ مہدی کہتا ہے کہ سوڈان میں بالکل صحیح و سلامت ہیں مگر وہ سوڈان میں کیا کر رہے ہیں؟ کیا وہ وہاں آباد ہو گئے ہیں۔ ان کے صحیح و سلامت ہونے کے متعلق سوائے اس مہدی کے قول کے اور کون سی شہادت ہے۔ عجیب نہایت ہی عجیب بات ہے!!"

ایک نامہ نگار کا مضمون

پھر ۲۶ مارچ کی اشاعت میں اسی اخبار (ڈیلی سروس) کے ایک نامہ نگار نے لکھا۔

"۳۵ حاجی جو مکہ سے اجیبو اوڈے واپس پہنچے ہیں۔ ان کے مقابل میں ۲۰ کے مرجانے کی اطلاع ملی ہے۔ ۱۴۶ نفوس جو مہدی کے ساتھ گئے تھے ۱۰۹ نہ تو واپس لوٹے۔ اور نہ ان کے متعلق کوئی صحیح خبر ہے۔ لیکن مہدی نے یہ بیس ۲۰ موتیں نہایت ہلکی نگاہ سے دیکھ کر چھوڑ دی ہیں۔

اچھا میرے پیارے دوست مہدی! مجھے امید ہے کہ سنہ ۱۹۴۵ء کے حج میں عوام کے اندر تو کوئی پاگل پن نہ پایا جاتا تھا۔ صرف ۳۵ نفوس واپس آئے۔ باقی کیا ہوئے؟ اگر ہر ۳۵ کے مقابل میں جو صحیح سلامت واپس آئے بیس ۲۰ مریں تو مہدی تم دیکھو کہ جب ستر ۷۰ واپس پہنچیں گے ان میں سے ۴۰ مر چکے ہوں گے۔ کیا یہ تعداد خوفناک نہیں کیا یہ شرح موت کی بہت زیادہ نہیں اور یہ شیطان اجیبو اوڈے کا مہدی کیا خیال کرتا ہے۔ خواہ وہ اپنے خطاب "مہدی اور مسیح" کو رکھے یا پھینکے کسی کو اس کی کیا پروا ہے۔ میرے نزدیک تو ایسے خطابات کی نسبت انسانی زندگی کی قیمت بہت زیادہ ہے مجھے یہ تو بتلایا جائے کہ اس کے ساتھ اس خطاب کے لئے کون نارقیب ہے؟ میرا سوال تو یہ ہے کہ ۱۰۹ حاجیوں کی قسمت کا فیصلہ کیا ہے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ یہ حج ایک نہایت خوفناک مصیبت ہی ختم ہوا"

میری غرض اخبار کے ان اقتباسات کا ترجمہ دینے سے یہ ہے کہ کس طرح اسی اخبار نے جس نے اس کی تائید میں بہت کچھ لکھا تھا اب اس کی حقیقت ظاہر کر کے نہ صرف اپنے لئے شرمندگی کا سامان پیدا کیا

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

گجرات

مکرمی ملک برکت علی صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں:۔

آریہ سماج گجرات کے سالانہ جلسہ پر قرآن مجید اور اسلام پر بہت سے بے بنیاد اعتراضات کئے گئے تھے۔ جب ہماری طرف سے ان کا جواب دینے کے لئے وقت مانگا گیا۔ تو انکار کر دیا۔ اس پر جماعت احمدیہ گجرات نے ۲۳ مئی ۱۹۴۶ء کو ٹاؤن ہال کے وسیع احاطہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے آریہ سماج کے تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ جلسہ کی صدارت جناب چوہدری فضل الٰہی صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل۔ اے نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن مجید اور اسلام کے متعلق منظوم کلام پڑھا گیا۔ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے آریہ سماج کے تمام اعتراضات کا نہایت مدلل اور مفصل جواب دیا۔ بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے اسلام اور ویدک دھرم کے موضوع پر نہایت موثر تقریر کی۔ تقریریں بے حد پسند کی گئیں ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کے علاوہ ہندو صاحبان بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

حیدر آباد دکن

مولوی عبد المالک صاحب مبلغ یکم تا ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو تبلیغی لیکچر دیئے ۲۷ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک پادری صاحب سے مسیح کی آمد ثانی کے موضوع پر پرائیویٹ مناظرہ کیا۔ یہ مناظرہ ایک زیر تبلیغ مسیحی دوست کے اصرار پر ہوا۔ پانچ افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ

بگول (ضلع گورداسپور)

۲۰ مئی ۱۹۴۶ء کو موضع بگول میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ ارد گرد کی جماعتیں مثلاً پھیرو چیچی گھوڑے واہ۔ بیری۔ بھٹیاں اور طغلوالہ کے احباب خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں مولوی میر ولی صاحب ہزاروی۔ مولوی منشی خان صاحب مولوی بشیر احمد صاحب منیر۔ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی احمد خان صاحب نسیم نے تقریریں کیں۔ ایک صاحب نے بعض اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ جلسہ کا انتظام جماعت بگول نے نہایت عمدگی کے ساتھ کیا۔

صوبہ بہار

مولوی چراغ دین صاحب مبلغ یکم تا ۸ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

اس ہفتہ چار مقامات کا دورہ کیا۔ تین پبلک لیکچر دیئے۔ جن میں احمدیت کے مخصوص مسائل بیان کئے۔ اور ایک مولوی صاحب سے قریباً دو گھنٹے "صداقت کے معیار" کے موضوع پر دلچسپ تبادلہ خیالات ہوا۔ ۱۵ معززین کو ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی نصیر الدین صاحب کی جدوجہد سے چھ مستورات اور ایک مرد داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ میرے آنے سے احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی عام رو شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ میں روزانہ لیکچر دے رہا ہوں۔ جن کے بعد غیر احمدیوں کو اعتراضات کا موقع دیا جاتا ہے۔ پھر ان کے مفصل جواب دیئے جاتے ہیں:۔

کراچی

مولوی احمد علی صاحب مبلغ یکم تا ۷ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دس مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۲ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ متعدد تقریریں کرنے کا بھی موقع ملا جن میں صداقت احمدیت سے متعلق مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔

شادیوال

۲ مئی کو مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ سلسلہ تشریف لائے۔ آپ نے دو تقریریں کیں۔ جن میں صداقت احمدیت کو عام فہم رنگ میں بیان کیا۔ لوگوں نے کثرت کے ساتھ یہ تقریریں سنیں اور بہت پسند کیں۔

لیگ آف نیشنز کی ہندوستانی ڈیلیگیٹ

محترمہ بیگم شاہنواز ایم۔ ایل۔ اے

اپنے مکتوب گرامی مرقومہ ۱۹ مئی میں تحریر فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ کا شربت روح نشاط آیا میرے ہاں کھانے پر بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ اُسی وقت سب کو شربت پلایا تا کہ وہ بھی دیکھ سکیں سب نے بے حد پسند کیا۔ مندرجہ ذیل اشیاء فی الفور ارسال کر دیں:۔ (۱) ایک شیشی سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ۔ اور ایک شیشی ٹھنڈا سرمہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل ممبر لاہور کارپوریشن کے نام وی۔ پی کر دیں۔ (۲) ایک شیشی سرمہ جواہر والا اور ایک شیشی ٹھنڈا سرمہ اور ایک شیشی منجن لاجواب بنام بیگم بشیر احمد پریذیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ لاہور اور (۳) دو عدد شیشی سرمہ جواہر والا۔ دو عدد شیشی ٹھنڈا سرمہ اور ایک شیشی منجن لاجواب بذریعہ وی۔ پی میرے پتہ پر۔ محترمہ فاطمہ بیگم ایڈیٹر اخبار "خاتون" ہیں۔ اور اُن کے بڑے بھائی عبد الحمید صاحب ایسٹرن ٹائمز کے ایڈیٹر ہیں میں نے اُن کو آپ کی کتاب بھی دکھائی ہے درقیمہ جہاں آرا۔ شاہنواز

سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے۔ فی تولہ دس روپے۔ "ٹھنڈا سرمہ" قیمت فی شیشی دو روپے فی تولہ چار روپے۔ "منجن لاجواب" دو روپے فی شیشی "شربت روح نشاط" تین روپے فی بوتل:۔

مینجر طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دار الامان

تبلیغ ہدایت کا امتحان

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان انشاء اللہ ۷ جولائی کو ہوگا۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ قادیان اور بیرونجات کی ممبرات کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

نیز لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ماہ ستمبر میں ایک تحریری مقابلہ ہوگا۔ جس میں شامل ہونے کیلئے امتحان ہذا میں شریک ہو کر ۸۵ فی صدی نمبر حاصل کرنے ضروری ہوں گے مضمون ۴۴ کے عنوان سے ماہ اگست میں مطلع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ راقمہ اللہ خورشید

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعصابئے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعصابئے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک:۔ ملنے کا پتہ:

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اپنی مدد آپ کرنے کی ضرورت

آپ غذا کے متعلق کیا کر سکتے ہیں۔

ھندوستان ہی ایک ایسا ملک نہیں ہے جہاں قحط کا خطرہ ہے۔ اناج کی عالمگیر کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ برطانیہ میں راشن کم کر دیا گیا ہے۔ ایشیا اور یورپ کی جنگ سے تباہ شدہ علاقوں میں لاکھوں آدمی بھوکوں مر رہے ہیں۔ اتحادی اقوام کو ان سب کے لئے اناج فراہم کرنا ہے۔ باہر سے مدد ضرور آئے گی مگر یہ مدد مجبوری کے ماتحت کافی نہ ہوگی۔ اس لئے ہمیں خود اپنی مدد کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنا ہوگا۔

اِس وقت آپ کے لئے کیا ضروری ہے

AC 63

کہ غذا کی کمی کو مساویانہ حصہ رسدی سے برداشت کیجئے۔ اسی طرح زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں۔

اناج کی منصفانہ تقسیم کا واحد طریقہ راشن بندی ہے۔ راشن بندی کے قوانین کی پوری پابندی کیجئے۔ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کیجئے اس لئے کہ ممکن ہے اس سے کسی کی جان جائے۔

ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے۔ یہ جرم بھی ہے اور سماجی اخلاق کے ماتحت بُرا کام بھی ہے۔ اس سے جانیں ضائع ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ اناج کے تاجر ہیں تو ناجائز نفع خوری نہ کیجئے۔ یاد رکھئے کہ اس کی سخت سزائیں مقرر ہیں اور ان سزاؤں کو پوری طرح نافذ کیا جائے گا۔

اناج کو ضائع نہ کیجئے۔ پُر تکلف دعوتیں نہ کیجئے۔ کم سے کم تعداد کھانے پکوائیے۔ اناج بچانا اناج پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو ترکاریاں۔ پھل۔ مچھلی۔ گوشت۔ انڈے اور دودھ کی بنی ہوئی چیزیں زیادہ استعمال کیجئے۔ گیہوں اور چاول کو غریبوں کے لئے جن کو ان کی سخت ضرورت ہے چھوڑ دیجئے۔

اگر آپ کے پاس زمین اور پانی ہے تو اناج اور ترکاریوں کی کاشت کیجئے۔ ہر ذرا سی پیداوار بھی مدد کر سکتی ہے۔

سب سے بڑھ کے انتشار نہ پیدا ہونے دیجئے۔ اگر آپ کا اعتماد ختم ہوا تو چور بازار کے تاجروں کو موقع ہاتھ آ جائے گا۔

غذائی بحران
کو
شکست دیجئے

مِلکر کوشش کیجئے — مِلکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

میک ورکس کے حصص

کارخانہ کے کل حصص ایک صد ہیں اسمیں سے بائیس ۲۲ حصص کو رہن کیا جا رہا ہے ایک حصہ دو ہزار روپیہ میں رہن ہوگا مرتہن صاحب کو ۵ سے ۱۰ فیصدی تک نفع کی امید ہو سکتی ہے پچھلے تجربہ سے یہی اندازہ ہے لیکن اب اس کارخانہ کی شہرت ہندوستان بھر میں ہو چکی ہے اس لئے آئندہ زیادہ نفع کی بھی امید ہو سکتی ہے۔ ایک شخص کل یا جزو حصص رہن لینے کا مجاز ہوگا۔ فقط

خان محمد عبد اللہ خان آف مالیرکوٹلہ
کوٹھی دار السلام قادیان!

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ہزلن کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۰-۲-۰
ملفوظات امام زمان	۱-۴-۰
	۵-۰-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا:۔ دو روپے آٹھ آنے کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۵ رجون آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں سندھ، بلوچستان، سرحد اور پنجاب کے ۱۳ نمائندوں نے وزارتی سکیم کے متعلق تقاریر کیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اکثر مقررین نے تجاویز کو آزمائشی طور پر منظور کرنے کی حمایت کی بلیسر کاری اندازے کے مطابق ستر فیصدی نمائندے تجاویز کے حق میں ووٹ دیں گے۔

لاہور ۵ رجون۔ سیکرٹری ہندو سبھا نے ایک بیان میں کہا کہ پنجاب کے ہندوؤں نے محض اس امید پر کانگرس کو ووٹ دئیے تھے کہ وہ پاکستان اور مرکز میں ہندو مسلم برابری کی مخالفت کرے گی۔ اگر کانگرس نے ان دونوں چیزوں کو منظور کرتے ہوئے برطانوی تجاویز کو مان لیا تو پنجاب کے ہندو خاموش نہیں بیٹھیں گے بلکہ وہ کانگرس کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ کیونکہ ان تجاویز نے پنجاب کے ہندوؤں کی سیاسی زندگی ختم کر دی ہے۔

نئی دہلی ۵ رجون۔ ریلوے ملازمین اور ریلوے بورڈ میں مصالحت کے امکانات زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ہڑتال کے ٹل جانے کی کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکل آئے گی۔

نئی دہلی ۵ رجون۔ حکومت ہند کے بہت سے ملٹری دفاتر شملہ منتقل کئے جا رہے ہیں کیونکہ حکومت ہند عارضی گورنمنٹ کے سٹاف اور نمائندہ اسمبلی کے ممبروں کے لئے گنجائش نکالنا چاہتی ہے

سری نگر ۵ رجون شیخ محمد عبد اللہ کے مقدمہ میں ان کی طرف سے ہندوستان کے دو چوٹی کے وکیل پیش کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

ملتان ۵ رجون ملتان کے مسلم عوام کے مطالبہ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلمانوں میں کھانڈ کی تقسیم کیلئے مسلم شوگر سنڈیکیٹ قائم کر دی ہے۔

کراچی ۵ رجون۔ علم طبقات الارض کے ماہرین کا خیال ہے کہ صوبہ سندھ میں تیل کے کافی ذخیرے پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً بگٹی کے علاقہ میں جو سندھ میں بلوچستان سے ملحق ایک ریاست ہے۔ چنانچہ ماہرین آجکل تحقیقات میں مصروف ہیں۔

لنڈن ۵ رجون۔ دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ جرمنی کی شکست کے ایک سال بعد تاریکی کا دور پھر شروع ہو گیا ہے کیونکہ تین بڑی طاقتوں میں سچا اتحاد قائم نہیں رہا۔ اور برطانیہ کا اثر و رسوخ کمزور ہو گیا ہے۔

لنڈن ۵ رجون۔ برطانی وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر روس نے جارحانہ رویہ ترک نہ کیا تو مستقل اور پائیدار امن قائم کرنا مشکل ہے۔ روس کسی بھی تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ دوسرے تمام ممالک پر فاسسٹ ہونے کا الزام لگا رہا ہے۔

دہلی ۵ رجون۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں جو ہزاروں جنگی قیدی نظر بند ہیں انہیں اب یہاں سے واپس بھیجا جا رہا ہے چنانچہ ۷۰۰، ۱ جاپانی شہری نظر بندوں کو واپس سنگاپور بھیجا گیا ہے۔ یاد رہے کہ محوری ممالک کے کل ۷۲ ہزار قیدی ہندوستان میں لائے گئے تھے۔

کلکتہ ۵ رجون، حکومت ہند کے وار ٹرانسپورٹ ممبر نے گاندھی جی کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ ہندوستان میں جس قدر خوراک موجود ہے وہ قلت والے رقبوں میں جلد سے جلد نہیں بھیجی جا سکے گی۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ہندوستان میں خوراک کی نقل و حرکت میں بہت کم مشکلات کا سامنا ہے۔

استنبول ۵ رجون۔ ترکی ریڈیو کراس نے اعلان کیا ہے کہ حال ہی میں جو زلزلہ آیا ہے اس میں ہلاک شدگان کی تعداد دو ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ تباہ شدہ دیہات کو ابھی تک شمار نہیں کیا جا سکا۔ زلزلہ شدہ علاقہ بیرونی دنیا سے بالکل کٹ چکا ہے

دہلی ۵ رجون۔ غذائی صورت حالات اور ریلوے ملازمین کی متوقع ہڑتال کی وجہ سے وائسرائے ۱۵ رجون تک مرکز میں عارضی حکومت قائم کر دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بذریعہ تار مولانا آزاد اور گاندھی جی کو ملاقات کے لئے بلایا ہے۔

لائلپور ۵ رجون۔ گندم دڑہ ۹/۱۰۔ فارم ۹/۱۴۔ گڑ ۱۸/۰۔ شکر ۳۰/۰ تا ۲۳/۰/۰۔
بٹالہ ۵ رجون گڑ ۱۹/۸ تا ۱۹/۸ شکر ۳۰/۰ تا ۲۱/۰۔ گندم ۹/۸ تا ۱۰/۰

لنڈن ۵ رجون۔ انٹرنیشنل اولمپک فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمنی اور جاپان کو فیڈریشن کی ممبری سے خارج کر دیا جائے۔ کیونکہ ان دونوں ممالک نے دنیا کے امن کو برباد کر دیا تھا۔

لاہور ۵ رجون۔ سونا ۱۰۴/۸/۰
چاندی ۱۷۰/۰ پونڈ ۱۰۶/۰ امرتسر سونا ۱۰۸/۰

مسوری ۵ رجون: مولانا آزاد صدر کانگرس کو وائسرائے ہند کی طرف سے ایک مکتوب ملا ہے۔ جس میں انہوں نے یقین دلایا ہے کہ عارضی گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت نہیں ہوگی اسے وائٹ ہال کے کنٹرول سے پوری آزادی حاصل ہوگی۔ وائسرائے بطور گورنر جنرل اس حکومت کے فیصلوں میں کچھ دخل نہیں دیا کریں گے۔

لاہور ۵ رجون۔ جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ایک تقریر میں بتایا کہ اگر ریلوے ملازمین کے مطالبات مان لئے گئے تو ریلوے کرایوں میں اضافہ کرنا پڑے گا کئی تعمیری سکیموں میں کمی کرنی پڑے گی ہڑتال کی صورت میں خوراک کی ضروری اشیا کمی والے علاقوں میں نہ بھیجی جا سکیں گی۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں اشخاص کے فاقہ کشی کا شکار ہونے کا خدشہ ہے

روم ۵ رجون۔ اٹلی کے انتخابات کے نتائج نکل آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اڑھائی کروڑ ووٹروں میں سے دس فیصدی جمہوریت کے حق میں ہیں۔ اور پانچ فیصدی شاہی حکومت کے طرفدار ہیں۔

سری نگر ۵ رجون کشمیری پنڈتوں کے ایک ہجوم نے مسٹر دوارکا ناتھ سیکرٹری آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے سامنے مہاراجہ کشمیر کے حق میں مظاہرہ کیا۔

لاہور ۵ رجون۔ خان بہادر میاں امیر الدین میئر لاہور کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے مسلم لیگ کارپوریشن پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ساتھ کولیشن بنالی ہے

برلن ۵ رجون۔ جرمنی کے برطانوی مقبوضہ رقبہ میں نازی نوجوانوں کی ایک اور خفیہ تحریک کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ تحریک برطانوی فوجی حکومت کے خلاف تھی۔ اور اس کا مقصد عوام میں تشویش اور ہیجان پیدا کرنا تھا۔

سان فرانسسکو ۵ رجون سیام میں ۱۵ لاکھ ٹن سے زائد چاول موجود تھا۔ لیکن اب پر اسرار طور پر غائب ہو گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید فرانس اور سیام کے جھگڑے کا اسمیں دخل ہے۔

لاہور ۵ رجون۔ سکھ یوتھ لیگ نے ایک قرارداد کے ذریعے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر انہوں نے کانگرس کے خلاف کوئی قدم اٹھایا۔ تو یوتھ لیگ جوابی مورچہ لگائیگی۔

ٹانکن ۵ رجون۔ ٹانکن کے سابق وزیر اعظم کو جو جاپان کا حامی تھا۔ آج پھانسی دیدی گئی

نئی دہلی ۶ رجون۔ آج اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور سردار بلدیو سنگھ نے وائسرائے اور وزارتی مشن سے پون گھنٹہ تک ملاقات کی۔

نئی دہلی ۶ رجون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے دو دن تک غور کرنے کے بعد آج ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزارتی تجاویز کے مطابق ہندوستان کا آئندہ آئین بنانے کے لئے جو نمائندہ اسمبلی بنے گی مسلم لیگ اس کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ فیصلہ مسلم لیگ نے اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ ملک کے موجودہ صورت حالات میں ملک کی موجودہ آئینی گتھی کو امن کی فضا میں سلجھانا چاہتی ہے۔ کونسل اب بھی اسی یقین پر قائم ہے کہ ہندوستان کی آئینی گتھی کو سلجھانے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ آزاد اور خود مختار پاکستان قائم کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کی بنیاد وزارتی تجاویز میں موجود ہے مسلم لیگ کے آخری رویہ کا دارومدار نمائندہ اسمبلی کے فیصلوں پر ہوگا۔ اگر نمائندہ اسمبلی کے فیصلوں کو مطالبہ پاکستان کے منافی سمجھا گیا۔ تو مسلم لیگ اپنے رویہ کو بدل لے گی۔ کیونکہ مطالبہ پاکستان ہمارا آخری اور قطعی مطالبہ ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے ہم سر دھڑ کی بازی لگا چکے ہیں۔ کونسل اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ وزارتی مشن نے محض ہندوؤں کو خوش کرنے کیلئے اپنے بیان میں مطالبہ پاکستان کے خلاف دلائل دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ اسی بیان میں اس نے پاکستان کی ضرورت اس کی اہمیت اور اس کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ کونسل نے مسٹر جناح کو اختیار دیا ہے کہ وہ عارضی گورنمنٹ کے متعلق وائسرائے سے تفصیلات طے کر کے مناسب فیصلہ کر لیں۔ کل سویرے مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کا اجلاس ہو رہا ہے